خلافت لائبریری ربوہ

جمعرات
16- نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 258 جمعرات 22 جمادی الثانی-1416ھ 16 نبوت 1374ھش 16 -نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا۔ بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کار آمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ (-) کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہو گا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215)

اپنی استعدادوں کی نشوونما کیلئے کوشش کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کلام الٰہی میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہے کہ کرتے کچھ نہیں اور دعوے بڑے کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس فرمایا تم انتہائی کوشش کرو جس قدر تم کر سکتے ہو لیکن تکبر نہ کرنا۔ ہمارا وعدہ یہ ہے کہ تمہاری انتہائی کوششوں کا انتہائی نتیجہ نکلے گا بشرطیکہ تمہاری کوششیں ہماری نگاہ میں بھی انتہا تک پہنچی ہوئی ہوں اور تم اس شرط کو کبھی نہ بھولنا۔

آج میں ایک اور خطبے کے تسلسل میں ہی محنت پر زور دینا چاہتا ہوں گو محنت سے مراد ہر قسم کی محنت ہوتی ہے لیکن ہر فرد اور قوم میں اصولاً "دو قسم کی محنتیں ہوتی ہیں۔ ایک فرد یا قوم کی استعدادوں کی نشوونما کے لئے محنت اور ایک یہ کہ پہلے کی نشوونما کے بعد اس وقت (معین کوئی وقت یا تاریخ لے لیں) کی طاقتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق، اس کے احکام دینیہ) کی روشنی میں (-) پورے طور پر کام میں لگا دینا اور اس وقت کے لحاظ سے اپنی ساری طاقت اور استعداد کے مطابق خدا اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو انتہا تک پہنچا

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقرر برائے صدر مجلس خدام الاحمدیہ

پاکستان سال 97-1995

○ مورخہ 9- نومبر 1995ء کو مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ پاکستان کا اجلاس برائے انتخاب صدر مجلس "ایوان محمود" میں منعقد ہوا۔ انتخاب میں بھاری اکثریت کی رائے کو منظور فرماتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آئندہ دو سال (97-1995ء) کے لئے محترم راجہ منیر احمد خان صاحب کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان منظور فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔

"منظور ہے۔ اللہ مبارک فرمائے"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

○ محترم ڈاکٹر خالد محمود چیمہ صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ امتہ اللطیف طاہرہ چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب (وفات یافتہ) چیف انجینئر واپڈا 11 نومبر 95ء بعمر 67 سال انتقال فرما گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی مورخہ 12 نومبر کو بعد عصر بیت المبارک ربوہ میں جنازہ پڑھا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوفہ حضرت چوہدری حاکم دین صاحب آف قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صاحبزادی تھیں۔ انتہائی صابرو شاکر خاتون تھیں۔ 1981ء کے جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے کار ایکسیڈنٹ میں شوہر کی وفات کے بعد انتہا حوصلے اور صبرو شکر سے بچوں کی پرورش کی۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرمہ طاہرہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب ربوہ سے لکھتی ہیں۔ مکرمہ سعدیہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد کامران صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالقادر صاحب نیلا گنبد لاہور کا پوتا اور چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت ضلع بہاولپور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو دینی اور دنیوی حسنات سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- نبوت 1374 ھش 16 - نومبر 1995ء

ہمدردی - انسانی ضرورت

انسان اکیلا رہنا بھی چاہے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اسے معاشرے میں رہنا پڑتا ہے اور معاشرہ ہی حقیقی طور پر اس کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی پر غور کریں تو اس بات کا جان لینا مشکل نہیں کہ ہر قدم پر ہمیں جس چیز کی ضرورت پیش آتی ہے اور جس کے بغیر ہم زندگی گزار نہیں سکتے۔ اس کو مہیا کرنے کے لئے دنیا میں بے شمار انسان مصروف عمل ہیں۔ کھانے کو لیجئے۔ لباس کو لیجئے۔ رہائش کو لیجئے۔ کوئی انسان ایسا نہیں جو ان ضروریات کو بغیر دوسروں کی مدد کے مہیا کر سکے۔ اور معاشرے ہی میں ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ معاشرے کی اسی لئے یہ بھی ایک ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ دوسرے کی مدد کے لئے تیار ہوں۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو معاشرے کو معاشرہ نہیں کہا جا سکتا۔ انسانوں کا ہجوم تو ہو گا لیکن ایسا ہجوم جس میں کوئی کسی کی طرف امداد کا ہاتھ نہ بڑھائے کوئی کسی سے ہمدردی نہ کرے۔ کوئی کسی کے کام نہ آئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی آپ کے لئے) اس موضوع کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا۔ اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے۔ اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسائے ہی ہیں۔ خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔"

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد ہماری توجہ نہ صرف اپنے بھائیوں کی ہمدردی کی طرف دلاتا ہے بلکہ اس ہمدردی کو وسیع کرنے کے لئے یہ نظریہ بھی پیش کرتا ہے کہ ہمسایہ ہوتا کون ہے۔ ہمسایہ صرف اس شخص کو نہیں کہتے جس کی دیوار آپ کے ساتھ سانجھی ہو یا جو آپ کے گھر کے دروازے کے سامنے گلی کی دوسری طرف رہائش پذیر ہے۔ بلکہ خاصا دور ہونے کے باوجود بھی کسی شخص کو ہمسایہ کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو ساری دنیا کو ایک زنجیر میں باندھ دیتی ہے۔ ایک کا ہمسایہ دوسرا۔ اور دوسرے کا تیسرا اور تیسرے کا چوتھا اور یہ سب ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں گویا کہ ہمسائے کا ہمسایہ بھی اپنا ہی ہمسایہ ہے۔ کہتے ہے نادوست کا دوست بھی اپنا دوست ہوتا ہے۔ اسی طرح اگرچہ آغاز تو اس ہمسائے سے ہو گا جس کے ساتھ دیوار سانجھی ہے یا جو آپ کے گھر کے بالمقابل رہتا ہے۔ لیکن اس کو انسانی مفاد میں وسیع تر کرنے کے لئے ہمسائے کے ہمسائے کو بھی ہمسایہ ہی سمجھا جائے گا۔ اور اس طرح چلتے چلتے خاصی دور تک انسان پہنچ جاتا ہے۔ ہم تو یہ بھی کہیں گے کہ ہمسائے کے لفظ میں ساری دنیا کو شامل کیا جا سکتا ہے آخر سب ایک دوسرے کے ہمسائے۔ اور سب ایک دوسرے کے ہمسائے ہونے کی وجہ سے سب ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے قریبی ہمسایہ۔

بہو رانی کو عزت دیجئے گا
اسے بیٹی سمجھ کر پیار کیجے
محبت سے محبت پھوٹتی ہے
محبت دیں، محبت اس سے لیجے

ابو الاقبال

○

چہرہ اک انجانا سا
لگتا ہے پہچانا سا

دُور سے تجھ کو تکتا ہے
بندہ اک دیوانہ سا

دیکھ کے شمع شیشے میں
مچلے دل پروانہ سا

لکھ تو لیا پر کیا بھیجوں
خط ہے یا افسانہ سا

پاگل مَن بھی کیا شئے ہے
اپنا سا بیگانہ سا

چھُپ کے تنہا بیٹھی ہوں
خوف ہے اک انجانا سا

اُن کو نَذر کیا ہے دل
معمولی نذرانہ سا

امتہ الباری ناصر

جب تک دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں

اس میں شک نہیں کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے۔ جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ جس کھڑکی کی راہ سے مصیبت آتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس کو کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ پھر نفس کی کشاکش کے لئے دعا کرتا رہے۔ اسی واسطے کہا ہے کہ (اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں)

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تحریک جدید کے باسٹھویں 62 سال کا اعلان

جملہ احباب جماعت کو مبارک ہو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے تحریک جدید کے باسٹھویں سال کا اعلان اپنے خطبہ جلیلہ بتاریخ 3- نومبر 1995ء کے ذریعہ فرمادیا ہے۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ وقت کے تقاضے کے مطابق حضرت صاحب کی ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر وعدے حاصل کرنا شروع کر دیں اور اولین وقت پر انہیں دفتر ہذا میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ (وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ عباد الرحمان کی دعا بیان فرماتا ہے۔ عباد الرحمان کا تذکرہ چل رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ بندے ہیں جو زمین پر نرمی اور عاجزی سے چلتے ہیں۔ جب جاہل ان کو مخاطب ہوتے ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرتے ہیں تو وہ جواباً یہ (----) کہتے ہیں (سلامتی ہو) اور پھر اپنے رب کے حضور راتیں سجدوں اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔ ان متعلق فرمایا کہ وہ کیا دعائیں کرتے ہیں۔ (-) وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے اس وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک طرف دشمن کا عذاب ہے اور اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ فرعون کے وقت میں جن ساحروں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کی توفیق فرمائی انہوں نے بھی یہی ذکر کیا تھا کہ ہم تو خدا سے زیادہ ڈرتے ہیں تجھ سے نہیں ڈرتے۔ تو ہم پر جو چاہے عذاب نازل کر ہم نے تو صداقت کو دیکھ لیا اور پہچان لیا۔ اس لئے اب ہم اس صداقت سے پھرنے والے نہیں ہیں۔ پس دنیا کے عذاب اور دنیا کے طعن و تشنیع اور دنیا کے تمسخر کے نتیجے میں ایک طرف انسانوں کا خوف پیدا ہوتا ہے اس خوف سے صرف خدا کا خوف انسان کو بچا سکتا ہے اگر وہ دل پر غالب ہو۔ پس ان دو خوفوں کے درمیان عباد الرحمان کیا فیصلہ کرتے ہیں' ان کا ذکر چل رہا ہے۔ فرمایا ان کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ راتوں کو اٹھتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ خدا کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں (-) اے اللہ ہمیں عذاب جہنم کا زیادہ خوف ہے اس لئے اس عذاب کو ہم سے ٹال دے۔ (-) کیونکہ جہنم کا عذاب جو ہے وہ تو بہت بڑی تباہی ہے کہ دنیا کے عذاب تو اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ (-) کہ وہ تو عارضی طور پر بھی بہت برا ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر تو بدتر ہے۔ عارضی طور پر کہہ کر دراصل دنیا کے عذاب کی طرف اشارہ فرما دیا اور بتایا کہ جس عذاب سے تم بھاگتے ہو وہ تو عارضی ہے اور جس عذاب کی طرف تم اس کے نتیجے میں جا سکتے ہو وہ ایک مستقل عذاب ہے لیکن عارضی حیثیت سے بھی دنیا کے عذاب کے مقابل پر آخرت کا عذاب بہت زیادہ سخت ہو گا یعنی اگر محض عارضی بھی ہو تب بھی دنیا کے عارضی عذاب کے مقابل پر وہ بہت زیادہ کڑا ہو گا تو خدا کے عارف بندے اس بات کو جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں اس لئے دنیا کے عارضی عذاب کو وہ آخرت کے عذاب پر ترجیح دے دیتے ہیں یعنی کہ اس عذاب کو قبول نہیں کرتے اور دنیا کے عذاب کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پس (-) اس کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا! ہمیں تو تیرے عذاب سے اتنا ڈر لگتا ہے کہ ہم تجھ سے یہی پناہ مانگتے ہیں۔ وہ عذاب جو تیری طرف سے آئے اگر تھوڑا بھی ہو تو وہ بہت زیادہ تباہ کن ہوتا ہے اور ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

پھر یہی عباد الرحمٰن اپنی اولاد کے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے یہ دعائیں کرتے ہیں۔ (-) کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے اپنے ازواج کی طرف سے' (-) اور اپنی اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ (-) اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض دفعہ لوگ ازواج سے مراد صرف بیویاں لیتے ہیں اور صغیر میں بھی یہی ترجمہ ہے کہ ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ یہ ترجمہ کرنے کی وجہ غالباً یہ بنی کہ شروع میں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مردوں سے متعلق بات ہو رہی ہے۔ عباد الرحمان' خدا' کے بندے اور (جو کہتے ہیں) میں بھی مردوں کا ذکر ہے کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں لیکن درحقیقت خدا تعالیٰ نے جہاں مردوں کے صیغے میں بات کی ہے وہاں (اہل ایمان) عورتیں شامل ہیں اور ان کو اس خطاب سے نکالنے کا ہمیں کوئی حق نہیں کیونکہ نہ صرف عربی طرز کلام ہے بلکہ دنیا کی دوسری قوموں میں بھی جب ہم بنی نوع انسان کا ذکر کرتے ہیں تو بسا اوقات مردوں کے صیغے میں بات ہو رہی ہوتی ہے اور مراد عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ بڑے اور چھوٹے سب اس میں شامل ہوتے ہیں تو طرز کلام یہ ہے جو آسان ہے کہ ایک ہی صیغے کا ذکر ہو جائے اور اس میں اس جنس کی ہر قسم کے' ہر نوع کے افراد اس جنس میں شامل ہو جائیں پس (اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں سے عطا فرما) میں مردوں ہی کو صرف دعا نہیں سکھائی گئی' عورتوں کو بھی دعا سکھائی گئی ہے اور ان کو اسی طرح دعا کرنی چاہئے کہ (ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اپنے ساتھیوں اور اولاد سے) کیونکہ زوج کا مطلب بیوی نہیں ہے۔ زوج کا لفظ میاں اور بیوی دونوں پر برابر اطلاق پاتا ہے۔ اس لئے عورتوں کو اس دعا کو تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ وہ اس مضمون میں شامل ہیں اور دعا کے اندر ویسے بھی زوج کے تحت ان کے خاوند شامل ہو جاتے ہیں۔ پس اب اس دعا کا معنی یہ ہو گا کہ اے خدا! ہمیں ہمارے زندگیوں کے ساتھیوں سے خواہ وہ مرد ہوں خواہ وہ عورتیں ہوں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ (-) اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ ایسی نسل پیچھے چھوڑنے کی توفیق عطا فرما جو تیری نظر میں متقی ہوں۔

یہ وہ دعا ہے جس کے نتیجے میں ہمارے گھروں کے ماحول سدھر سکتے ہیں۔ جو خطوط مجھے ملتے ہیں' بلا استثناء ان میں روزانہ کچھ خطوط ضرور ایسے ہوتے ہیں جن میں گھریلو زندگی کی ناچاقیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عذاب کا ذکر ہوتا ہے اور ایسے خطوط بعض دفعہ بچوں کی طرف سے بھی ملتے ہیں۔ بچے لکھتے ہیں ہمارے ماں باپ کی آپس میں ناچاقیاں ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہیں گھر جہنم بنا ہوا ہے اور ہم جو بہن بھائی ہیں یوں لگتا ہے کہ بے سہارا ہیں اور ہمارے سر پر کوئی چھت نہیں ہے۔ اس صورت حال سے ہم بہت ہی تنگ ہیں اور مشکل یہ ہے کہ ہم کسی کی طرف داری نہیں کر سکتے۔ اگر کسی کو سچا سمجھیں بھی تب بھی ہم کسی ایک کی طرف داری نہیں کر سکتے۔ پھر بیویوں کے خط آتے ہیں۔ خاوندوں کے خط آتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض خط بہت ہی پیارے ملتے ہیں۔ جس میں ایک بہو اپنی ساس کی' اپنے خسر کی' اپنے خاوند کی' اپنے سارے ماحول کی تعریف کر رہی ہوتی ہے۔ ان کے لئے دعاؤں کے لئے لکھ رہی ہوتی ہے۔ کہتی ہے میں تو ایک جنت نشان گھر میں آگئی ہوں۔ اس طرح یہ لوگ میرا خیال کرتے ہیں۔ اس طرح مجھے پیار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جن کو اعلیٰ خلق عطا ہوں امر واقعہ یہ ہے کہ ان کے گھر جنت نشان ہی بنتے ہیں۔ اخلاق کی کمی کے نتیجے میں یہ دنیا ہمارے لئے جہنم بن سکتی ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ اگر اخلاق گھروں کو جہنم بنا سکتے ہیں تو یہی اخلاق قوموں کو بھی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہی اخلاق بنی نوع انسان کے لئے جہنم پیدا کر دیتے ہیں۔ پس اخلاق کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اعلیٰ خلق کے نتیجے میں صرف ہمارے گھر ہی جنت نشان نہیں بن سکتے بلکہ ہماری گلیاں' ہمارے شہر' ہمارے وطن اور اس کے بعد پھر ساری دنیا کے لئے تمام سطح ارض جنت بن سکتی ہے لیکن اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ میں نے پہلے بھی بارہا احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اس دعا سے غیر معمولی استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ پھر آگے اولاد پر بھی ممتد ہو جاتی ہے اور اولاد پر بھی اس کا فیض جاری ہوتا ہے' کیونکہ اس دعا میں یہ سکھایا گیا ہے (اپنے ساتھیوں اور اولاد سے) اور ذریت میں صرف پہلی نسل مراد نہیں ہے بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کا سلسلہ اس کے اندر آجاتا ہے قیامت تک کے لئے انسان اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس سے بہتر دعا نہیں ہو سکتی کہ اے خدا! ہماری اولاد کو' اولاد در اولاد کو' سلسلہ اولاد کو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک بنانا اور وہ ٹھنڈک ان معنوں میں ہو (-) کہ ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ غیر متقی کا امام نہ بنانا

یہ بہت ہی کامل دعا ہے اور قیامت تک اثر پیدا کرنے والی ہے اور پھر یہ بھی ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ اگر تم نے اپنے لئے اس دنیا میں جنت پیدا کر لی اور تمہاری اولاد کو یہ توفیق نہ ملے کہ وہ متقی ہو تو تم نے جو کچھ حاصل کیا تھا عملاً اس کو کھو بیٹھو گے۔ تمہارا سارا سرمایہ ضائع ہو جائے گا۔ تمہاری ساری محنتوں کا پھل جاتا رہے گا اس لئے صرف اپنے لئے فکر نہ کیا کرو۔ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی فکر کرو۔

اس مضمون پر غور کر کے اگر آپ یہ دعا کریں تو آپ کے گھر کے ماحول کا ایک بہت ہی دلکش نقشہ آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے۔ بعض میاں بیوی ایک دوسرے سے راضی ہوتے ہیں مگر ان کے آپس میں راضی ہونے کی بناء تقویٰ نہیں ہوتی۔ ایسے میاں بیوی بھی تو ایک دوسرے سے راضی ہوتے ہیں جن کے گھر میں Disco چل رہا ہے۔ گانے بجانے ہو رہے ہیں۔ کئی قسم کی بیہودگیاں ہو رہی ہیں۔ بظاہر وہ گھر جنت ہے لیکن اس دعا کے آخری حصے نے بتا دیا کہ وہ جنت محض ایک فرضی اور خیالی جنت ہے اور عارضی حیثیت کی ہے کیونکہ ایسے لوگوں کی اولادیں پھر متقی نہیں بن سکتیں۔ ایسے لوگوں کی آنے والی نسلیں ان کے لئے حقیقی معنوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان مہیا نہیں کر سکتیں تو (اور ہمیں متقیوں کا امام بنا) نے صرف مستقبل کی بات نہیں کی بلکہ اس زمانہ میں جو ہمیں نصیب ہوا ہے ہمارے گھروں کا ایسا نقشہ بھی کھینچ دیا جس میں تقویٰ کی باتیں ہوں۔ اگر تقویٰ کی باتیں نہ ہوں تو اگلی نسل کو تقویٰ کہاں سے نصیب ہو جائے گا۔ پس آنکھوں کی ٹھنڈک وہ جس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہو۔ اس کے لئے دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا سے غفلت کے نتیجے میں میں سمجھتا ہوں بہت سے گھر بے وجہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہیں۔ سنجیدگی سے ہر وہ خاوند اور ہر وہ بیوی جو اپنے لئے یہ دعا کرتی ہے ان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اس دعا کے نتیجے میں ان کے گھروں کے نقشے بدل جائیں گے اور ساری جماعت کا معاشرہ اتنا پاکیزہ ہو جائے گا اور اتنا بلند ہو جائے گا کہ واقعی وہ اس بات کا مستحق ہو گا کہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کر سکے اور ہم ساری دنیا کو جنت دینے سے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 318 تا 322)

ایک اچھی بات

اللہ عمل قبول نہیں کرتا مگر جو صرف اس کے لئے ہو اور اس عمل کے ذریعے خدا کی رضا مقصود ہو۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد عرفان

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

مکرم مولوی محمد عرفان صاحب امیر صوبہ سرحد لکھتے ہیں:-

مولوی عبدالقیوم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل مانسہرہ ضلع ہزارہ جو خداداد قابلیت کے باعث زمانہ طالب علمی میں ہمیشہ تعلیم اور کھیلوں میں صف اول پر رہے۔ سال 1922ء میں تعلیم سے فارغ ہو کر وکالت شروع کی۔ اور وکالت میں بھی خدا کے فضل سے اچھے وکلاء میں شمار ہونے لگے۔ 1929ء میں وہ بیمار ہو گئے۔ اول اول ان کا بایاں طرف کمزور ہونا شروع ہوا۔ اور زبان پر لکنت پیدا ہو گئی۔ اور آہستہ آہستہ وہ وکالت سے معذور ہو کر صاحب فراش ہو گئے علاج معالجہ کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہوا۔ انہوں نے اس علاج کے لئے ملایا کا سفر بھی کیا۔ لیکن صحت یاب نہ ہوئے۔ اور واپس آ گئے۔ تقسیم ملک سے چھ سات سال قبل وہ بغیر کسی آدمی کی امداد کے چل نہ سکتے تھے۔ انہوں نے جلسہ سالانہ دیکھنے کی خواہش پر اور۔ اپنی معذوری کا ذکر کرتے ہوئے (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کی خدمت میں ایک عریضہ روانہ کر دیا۔ جلسہ شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل قادیان سے بذریعہ تار منی آرڈر کچھ رقم آ گئی۔ معین رقم کا تو علم نہیں لیکن اندازاً ایک آدمی کا کرایہ سیکنڈ کلاس اور ایک آدمی کا کرایہ تھرڈ کلاس تھا۔ اور پرائیوٹ سیکرٹری صاحب کی چٹھی بھی آ گئی کہ (حضرت صاحب) نے آپ کے لئے اور آپ کے ہمراہ ایک رفیق کے لئے کرایہ بھجوانے کا ارشاد فرمایا ہے چنانچہ مولوی عبدالقیوم صاحب بمعہ ایک خادم عازم قادیان ہو گئے۔ خاکسار بھی اس سفر میں ساتھ تھا۔ سٹیج پر ایک آرام کرسی بچھادی گئی۔ چنانچہ مولوی صاحب کو سہارا دے کر جب سٹیج پر پہنچادیا جاتا تھا۔ تو کرسی پر بیٹھے آرام سے جلسہ سنتے رہتے تھے۔ جلسہ کے خاتمہ پر حضرت صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت صاحب نے ان کو واپس جانے سے روک دیا۔ اور اسی طرح جب وہ تیسرے چوتھے روز واپسی کی اجازت مانگتے تو حضرت صاحب روک دیتے۔ غالباً دو ہفتہ تک مولوی صاحب قادیان ٹھہرے۔ اور پھر اسی طرح واپسی کا کرایہ حضرت صاحب نے عطا فرمایا۔ اور مولوی صاحب مانسہرہ پہنچے۔ خاکسار جلسہ ختم ہونے پر آ گیا تھا۔ مولوی صاحب بمعہ خادم حضرت کے ارشاد کے مطابق ٹھہرے رہے۔ اور جب حضرت صاحب نے ان کے اصرار پر اجازت دی۔ تب واپس آئے تھے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو بھولنے والا نہیں۔

مکرم مخدوم محمد ایوب خان صاحب بی۔ اے (علیگ) آف میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا لکھتے ہیں:-

بیت مبارک میں ربوہ میں ایک روز ظہر (حضرت صاحب) کے پیچھے ادا کی۔ اس کے بعد حضرت صاحب جب تشریف لے جانے لگے۔ تو میں نے اپنے لڑکے عزیزم مخدوم محمد اجمل کی صحت کے واسطے دعا کے لئے درخواست کی۔ حضرت صاحب ازراہ شفقت ٹھہر گئے اور فرمانے لگے۔ "صرف دعا کے لئے ہی نہ کہا کریں۔ ان کو دوائی مرکب افستین استعمال کرائیں۔" اور مخاطب فرما کر فرمانے لگے۔ "میں آپ کو' آپ کے والد صاحب کو اور آپ کی اولاد کو جانتا ہوں۔" (یعنی سب کی طبیعت سے واقف ہوں) یہ پیارے کلمات سن کر میں تو خوشی سے بھر گیا۔ کہ حضرت صاحب کی ہم معمولی آدمیوں پر ایسی نظر شفقت و احسان ہے۔

مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز تحریر فرماتے ہیں:-

1924ء میں انگلستان میں ایک مذہبی کانفرنس ہوئی جسے ویمبلے کانفرنس کہتے ہیں۔ منتظمین کانفرنس کی طرف سے حضرت امام جماعت الثانی کو بھی دعوت پہنچی کہ کانفرنس میں شریک ہو کر اپنا مضمون پڑھیں۔ جانے سے پہلے حضرت صاحب نے جماعت کے احباب سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ ایک دن بیت مبارک قادیان میں احباب جمع ہوئے۔ بہت سے احباب نے موافق اور مخالف تقریریں کیں۔ بعض دوستوں کا خیال تھا کہ حضرت صاحب کو خود وہاں نہیں جانا چاہئے بلکہ اپنے کسی نمائندے کے ذریعے مضمون پڑھ کر سنا دیا جائے۔ مگر دوسرے فریق کا خیال تھا کہ حضرت صاحب کے خود تشریف لے جانے میں زیادہ برکات ہیں۔ جب رائے شماری ہوئی تو اکثر احباب کی یہی رائے تھی کہ حضرت صاحب خود بہ نفس نفیس تشریف لے جائیں۔ چنانچہ کثرت رائے کی بناء پر حضرت صاحب خود تشریف لے گئے۔ یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل تھی کہ جو احباب بیت مبارک کے پرانے حصے میں بیٹھے تھے (یعنی جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں تھی) ان سب کی رائے یہی تھی کہ حضرت صاخب تشریف لے جائیں۔ خاکسار راقم کا شمار بھی خوش قسمتی سے انہی احباب میں تھا جن کی رائے موافق تھی اور جو بیت مبارک کے اس حصے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کے ہمراہ جو دوست تشریف لے گئے تھے۔ ان سب کے عمامے سبز رنگ کے تھے۔ مگر حضرت صاحب کی اپنی پگڑی سفید رنگ کی ہی تھی۔ حضرت صاحب جب لندن سے مظفر و منصور مراجعت فرما ہوئے تو قادیان میں داخل ہونے کا نظارہ بھی قابل دید تھا۔ بٹالہ پہنچ کر حضرت صاحب مع خدام تانگوں پر سوار ہوئے۔ جب قادیان کی سڑک کے موڑ پر پہنچے تو آپ اور خدام پیدل چلنے لگے۔ یہ میل بھر کا فاصلہ حضرت صاحب نے مع خدام و اہالیان قادیان پیدل طے کیا۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب عربی میں دعائیں پڑھتے جاتے تھے اور باقی احباب ان کو دہراتے جاتے تھے۔ یہ نظارہ بھی عجیب کیف آور نظارہ تھا۔ اس واقعہ سے حضرت امام جماعت الثانی کا احباب جماعت سے مشورہ لینے اور ان کے جذبات کے خیال رکھنے کا پہلو نمایاں ہے۔

مکرم لطیف احمد خاں صاحب نتھا بیان کرتے ہیں:-

ایک دفعہ حضرت صاحب قادیان سے ڈلہوزی بذریعہ موٹر تشریف لے جا رہے تھے۔ جب ہرچووال پہنچے تو سخت بارش ہو گئی۔ ہم نے عرض کیا بارش بہت ہے ہم سٹھیالی تک ساتھ جائیں گے آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ جب سٹھیالی پہنچے تو بارش اتنی تھی کہ نہر کی پٹڑی پر موٹر چلنی مشکل ہو گئی۔ ہم بھی نیکریں پہنے ساتھ تھے۔ سڑک خراب' موٹر آہستہ آہستہ چلتی جاتی تھی حضرت صاحب والنٹیئرز کو اپنے ہاتھ سے کبھی سیب اور کبھی اور پھل وغیرہ دیتے جاتے تھے۔ جب گورداسپور پکی سڑک پر پہنچ گئے تو حضرت صاحب نے -/15 روپے دیئے اور فرمایا کہ ڈلہوزی فون کر دیا جائے کہ بارش کی وجہ سے ہم تیسری سروس سے آئیں گے۔ دوسری سروس نکل گئی ہے تاکہ ان کو پریشانی نہ ہو۔ اور فرمایا کہ کھانا وغیرہ کھانا اور آرام کر کے واپس قادیان چلے جانا۔ یہ واقعہ بتاتا ہے کہ حضرت صاحب کو اپنے خدام سے کتنا پیار اور انس تھا کہ اپنے بچوں کا سا سلوک فرماتے تھے۔

ایک دفعہ سفر میں بارشوں کی زیادتی کی وجہ سے سڑکیں ٹوٹ گئیں اور حضرت صاحب کو پالم پور میں مجبور المباعرصہ قیام کرنا پڑا۔ اس سفر میں دفتر کا سٹاف زیادہ نہ تھا۔ خاکسار کو کام کی زیادتی کی وجہ سے بخار ہو گیا۔ اور دو دن سخت تیزی کا بخار رہا۔ جہاں حضرت صاحب اپنے خدام کا حال دریافت فرماتے وہاں دو دفعہ مغرب کے بعد حضرت صاحب اپنے دست مبارک سے عاجز کے لئے دودھ بھی لائے۔ کہاں ایک جلیل القدر امام کا مقام اور کہاں اس کا ایک ادنیٰ خادم۔

قادیان میں ایک سال بارش نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ احراریوں۔ ہندوؤں وغیرہ سب نے بارش کے لئے دعائیں کیں مگر بارش نہ ہوئی۔ حضرت صاحب ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ مغرب کے قریب کوٹھی دار الحمد میں احباب استقبال کے منتظر تھے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے عرض کی کہ حضرت صاحب بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ ہندو اور احراریوں نے بھی بہت دعا کی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ان کی دعا سے تو ہوئی نہیں۔ ہم آ گئے ہیں۔

محترم مولوی عبداللہ صاحب بوتالوی

(خودنوشت)

خاکسار کی پیدائش بتاریخ 20۔ ماہ مئی 1881ء بمقام موضع بوتالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ ہوئی۔ میرے والد صاحب کا نام (مولوی محمد دین صاحب) اور دادا صاحب کا نام شجرالدین تھا۔ اور میری قوم ریحان راجپوت ہے۔ موضع بوتالہ میں میری قوم کے دس بارہ گھر آباد ہیں۔ جو سب کے سب قریباً ناخواندہ ہیں اور کاشتکاری کا کام کرتے ہیں۔ میرے دادا صاحب صرف سادہ کلام الٰہی پڑھے ہوئے تھے اور کاشتکاری کا کام کرتے تھے۔ میری دادی صاحبہ ایک ذی علم خاندان سے آئیں جو کہ بھٹی راجپوت تھے لیکن چند پشتوں سے عالم ہونے کی وجہ سے قاضی کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ چنانچہ ان میں سے قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی بھی تھے جو کہ ہمارے ننھیال میں سے (بلکہ شائد سارے گوجرانوالہ میں سے) پہلے احمدی ہوئے ہیں۔ اور ان کے دو بیٹے قاضی عبدالرحیم صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب قادیان میں مقیم ہیں۔ میری دادی صاحبہ انکی چچا زاد ہمشیرہ تھیں اور وہی ہمارے خاندان میں علم کو لانے کا ذریعہ ہوئیں چنانچہ انہوں نے اپنی اولاد کو علم پڑھایا۔ ان کے چار بیٹوں میں سے سب سے بڑے میرے والد صاحب تھے۔ جو اس وقت کے علوم مروجہ عربی۔ اور فارسی اور کلام الٰہی و حدیث کے عالم تھے۔ اور خوش نویسی کا پیشہ اختیار کر کے گھر میں ہی رہ کر کتابت کا کام کرتے رہے۔ اور سترہ مارچ 1896ء کو جب کہ میری عمر ابھی پورے پندرہ سال بھی نہیں ہوئی تھی فوت ہو گئے۔ میرے والد صاحب بوجہ عالم ہونے کے اپنے گاؤں کے خطیب بھی تھے۔ اور بباعث عالم ہونے اور آسودہ حال اور مستغنیانہ زندگی بسر کرنے کے اپنے گاؤں اور گردونواح میں نہایت معزز سمجھے جاتے تھے۔ احمدیت کے ہمارے خاندان میں آنے کا اصل ذریعہ قاضی ضیاء الدین صاحب ہوئے۔ جو کہ بوجہ قریب سکونت رکھنے اور تعلق رشتہ داری اور میرے والد صاحب کے ساتھ ہم عقیدہ ہونے کے باعث

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ بدر

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کی کتاب سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ (بطرز سوال و جواب) میں سے۔

سوال۔ جنگ بدر کے حالات بیان کریں۔

جواب۔ جنگ بدر 13۔ رمضان المبارک دو ہجری میں وقوع میں آئی۔ یہ وہ پہلی باقاعدہ لڑائی ہے جو کفار اور مسلمانوں کے درمیان ہوئی۔ اور اس کے اثرات بھی ہر دو فریق کے لئے وسیع اور گہرے ثابت ہوئے۔ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے اس کا نام یوم الفرقان رکھا ہے یعنی حق اور باطل کے درمیان فاصلے کا دن۔ اور اس کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ یہ وہی عذاب ہے جس کی خبر آنحضرت ﷺ نے خدا کے ذریعہ قریش مکہ کو ہجرت سے پہلے دی تھی۔

آنحضرت ﷺ جن کو لشکر قریش کی خبر مدینہ میں مل چکی تھی لشکر کی روک تھام کے لئے مسلمان مدینہ سے نکلے لیکن بدر کے مقام پر اچانک فریقین کا مقابلہ ہو گیا۔ کیونکہ قریش کے نکلنے کی اصل غرض ہی مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے روکنا تھی۔ روساء قریش نے عمر بن حضر جس کا قتل وادی نخلہ میں ہوا تھا کے قتل کا بہانہ بنا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کا فیصلہ کیا تھا۔ اس غزوہ میں کفار کی تعداد ایک ہزار تھی جبکہ اسلامی لشکر کی تعداد 310 تھی جس میں 60 مہاجر اور باقی انصار تھے۔ کفار نے مکہ میں سراقہ بن مالک کو ضامن بنا کر چھوڑا اور کعبہ میں جا کر دعا کی "اے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو گروہ حق پر قائم ہے اور تیری نظر میں زیادہ شریف ہے اور زیادہ افضل ہے تو اس کی نصرت فرما اور دوسرے کو ذلیل اور رسوا کر۔" کفار کے پاس سواری کے سات سو اونٹ تھے اور ایک سو گھوڑے تھے۔ سوار اور پیادہ میں سے اکثر زرہ پوش تھے۔ سامان جنگ میں ان کے پاس نیزہ تلوار اور تیر کمان وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھا۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس 70 اونٹ دو گھوڑے تھے۔ انہی پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے لئے بھی کوئی الگ سواری نہ تھی۔ ان کے پاس سات زرہ پوش تھے اور سامان جنگ بھی بہت تھوڑا اور ناقص تھا۔ اس جنگ میں ایک مشرک نے بھی شریک ہونا چاہا مگر آپ نے فرمایا میں اس موقعہ پر مشرک کی مدد نہیں لینا چاہتا۔ لیکن جب اس نے اسلام قبول کر لیا اور اصرار سے اجازت مانگی تو آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔

مدینہ سے روانہ ہوتے وقت آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ لیکن روابہ کے مقام پر آپ کو خیال پیدا ہوا کہ وہ نابینا ہے۔ تب ابو لبابہ بن منذر کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو امام الصلوٰۃ آنحضرت ﷺ نے دو صحابیوں کو دشمن کی حرکات و سکنات کا علم حاصل کرنے کے لئے بدر کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ بہت جلد خبر لے کر واپس آئیں۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ کو زفران میں قریش کے لشکر کی خبر ملی تو آپ نے اپنے صحابہؓ سے مشورہ پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ تب مقداد بن اسود نے عرض کی یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ اور ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ جہاں بھی چاہتے ہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔" آپ اس جواب سے بہت خوش ہوئے لیکن اس کے بعد بھی آپ فرماتے رہے مجھے مشورہ دو۔ سعد بن معاذ رئیس اوس نے آپ کا منشا سمجھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں۔

"خدا کی قسم ہم آپ کو سچا سمجھ کر آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیا ہے تو پھر آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ ہم کو انشاءاللہ لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی۔"

سوال۔ انصار اور مہاجرین کی تقاریر سننے کے بعد آنحضرت ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا نیز تائید خداوندی کا کیا جلوہ نظر آیا۔

ج۔ اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو اور خوش ہو کیونکہ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ کفار کے ان دو گروہوں میں سے کسی ایک پر ہمیں ضرور غلبہ دے گا۔ (دو گروہوں سے مراد کفار کا قافلہ اور لشکر ہے) اور خدا کی قسم میں گویا اس وقت وہ جگہیں دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو کر گریں گے۔"

آپ نے حباب بن منذر کے مشورہ پر بدر کے چشمہ پر کیمپ لگانے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ یہاں کا پانی اچھا ہے اور کافی زیادہ ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کفار کے لشکر میں تمام رؤساء قریش موجود ہیں تو آپ نے فرمایا۔

"تو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے لا کر ڈال دئے ہیں"

یہ نہایت حکیمانہ الفاظ آپ نے اپنی زبان مبارک سے بے ساختہ کہے آپ نے رات بھر گریہ وزاری سے دعائیں کیں بارش ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں کو موقعہ مل گیا کہ حوض بنا بنا کر پانی جمع کر لیں دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ ریت جم گئی اور پاؤں زمین میں دھنسنے سے بچ گئے۔ لیکن جہاں کفار نے ڈیرے ڈالے تھے وہاں کیچڑ ہو گیا اور اس طرف کا پانی بھی گدلا اور میلا ہو گیا۔

جنگ شروع ہونے سے پہلے آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔ جہاد پر خطبہ دیا جب روشنی ہوئی مسلمانوں کی صفوں کو درست کیا آپ نے بدر کے میدان میں کفار کے لشکر کو ادھر ادھر سے دیکھا تو فرمایا۔

"اے میرے مولا یہ لوگ تکبر اور غرور سے بھرے ہوئے ہیں اور تیرے دین کے مٹانے کے لئے آئے ہیں تو اپنے وعدہ کے مطابق اپنے دین کی نصرت فرما۔"

فوجیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہوئیں تو قدرت الٰہی سے اسلامی لشکر قریش کو اصل تعداد سے دگنا نظر آنے لگا۔ قریش کا لشکر مسلمانوں کو ان کی تعداد سے کم نظر آنے لگا۔ آپ نے ریت کی مٹھی اٹھائی اور اسے کفار کی طرف پھینکا اور جوش کے ساتھ فرمایا دشمن کے منہ بگڑ جائیں گے۔ مٹی پھینکتے ہی زبردست آندھی آئی۔ آپ نے فرمایا۔

"یہ خدائی فرشتوں کی فوج ہے جو ہماری نصرت کو آئی ہے"

آپ نے دعا کی۔ اے اللہ مجھے چھوڑیو نہیں یا اللہ میں تیرا وعدہ تجھے یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ اگر تو مسلمانوں کی جماعت کو تباہ کر دے گا تو پھر اس زمین پر پوجا نہ جاوے گا۔ خدائی تائید کی برکت سے مٹھی بھر بے سروسامان کفار کے لشکر پر غالب آگئے۔

محمود مجیب اصغر

سبق آموز واقعہ

آپ ایک "چھوٹی سی بات" کے عنوان سے کوئی نہ کوئی سبق آموز واقعہ یا نصیحت شائع فرماتے تھے اب اس عنوان کے تحت کچھ عرصہ سے کچھ نہیں آرہا۔ اس ضمن میں خاکسار کو ایک واقعہ یاد آیا ہے وہ عرض کرنا چاہتا ہے۔

پاکستان کے ایک بڑے شہر میں ایک مرتبہ ایک بہت بڑے آدمی سے ملاقات ہوئی وہ دو بھائی تھے اور ان کا مشترکہ کاروبار تھا انہوں نے بتایا کہ اصل میں ان کے والد صاحب Businessman تھے اور ان دونوں بھائیوں کو انہوں نے ہی کاروباری تربیت دی ہے ان کے پاس دنیا کے جدید ترین کمپیوٹر تھے اور وہ سائنٹیفک طریقے سے اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد کاروبار میں آئے تو ان کے والد صاحب نے انہیں پہلا کام خطوط کو تہہ کر کے لفافے میں ڈالنا اور لفافوں کو بند کرنے کا دیا انہوں نے کہا کہ سارا دن یہ کام کر کے جب رات گھر گئے تو انہوں نے اپنے والد صاحب سے احتجاج کیا کہ اعلیٰ تعلیم کے باوجود ان کو جو کام دیا گیا ہے وہ عملاً ایک نائب قاصد کا کام ہے۔ ان کے والد صاحب نے انہیں بتایا کہ نہیں یہ پہلا سبق ہے کہ لفافے اس طرح بند کرو کہ جب وہ خط کسی کے پاس پہنچے تو مکتوب الیہ اسے آسانی سے کھول سکے کاغذ لفافے کے ساتھ چپکا ہوا نہ ہو۔ خط کھولنے کے بعد جس قسم کا تاثر مکتوب الیہ پر پڑے گا اسی تاثر کے تحت وہ اس خط کا جواب دے گا۔

بات تو یہ بہت چھوٹی سی ہے لیکن ہمارے ہاں تقریباً 80 فیصد سے بھی زائد لوگوں کو لفافے بند کرنے نہیں آتے لفافے کے اندر کاغذ لفافے کے ساتھ چپکا ہوا ہوتا ہے اور کھولتے کھولتے بعض اوقات اس کا کچھ حصہ پھٹ بھی جاتا ہے اگر لفافے بند کرتے وقت تھوڑی سی احتیاط کی جائے تو یہ الجھن اور بدمزگی دور ہو سکتی ہے۔

یادرفتگان............سعید احمد

حضرت مولوی رحمت علی صاحب

چند دن پہلے پرانے کاغذات الٹ پلٹ کرتے ہوئے مجھے دو فوٹو جن کی عرصہ سے تلاش تھی مل گئے۔ فوٹو دیکھ کر 1946ء میں اپنے قیام جکارتا۔ انڈونیشیا کی یادیں تازہ ہو گئیں اس وقت انڈونیشیا کا نام نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز تھا اور جزائر جاوا و سماٹرا کے نام سے پکارا جاتا تھا اور جنگ عظیم دوئم سے پہلے ہالینڈ (ڈچ) اس پر قابض تھا۔

اس ملک کو جاپان نے فتح کر لیا 1945ء کی شکست کے بعد ہندوستان کی فوج اتحادیوں کے تحت ہالینڈ کو جاپانیوں سے قبضہ دلانے کے لئے وہاں گئی تھی۔ میں فوج میں تھا اور جکارتا مقیم تھا جماعت احمدیہ کے مشن کی تلاش میں زیادہ وقت نہ ہوئی حضرت مولوی رحمت علی صاحب سے ملاقات ہوئی پھر ہر جمعہ پر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت تھوڑی مدت پہلے جاپان کی 5 سالہ قید سے رہا ہوئے تھے۔

اس عاجز کی وساطت سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے خط و کتابت جاری ہوئی۔ جماعت کے احباب بڑے مخلص تھے۔ جمعہ پر جاتے ایک دفعہ میں راستہ بھول گیا۔ مجھے چینی بچوں نے گھیر لیا ان دنوں چینی لوگ ہندوستانیوں کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ میں نے لڑکوں کو اشارۃً بتایا کہ انڈین گورو (-) مولوی صاحب اس نام سے وہاں مشہور تھے وہ سمجھ گئے کہ میں حضرت مولوی صاحب کے پاس جانا چاہتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

نائیجیریا کی حکومت کے خلاف عالمی احتجاج

نائیجیریا میں فوجی حکومت قائم ہے۔ اس حکومت نے کئی سال قبل سول حکومت کا تختہ الٹا تھا۔ پھر عام انتخابات کرائے گئے اس میں جو صاحب صدر منتخب ہوئے ان کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ ملک میں ہر قسم کی سختیوں کا دور دورہ ہے۔ جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والے قربانیاں دے رہے ہیں مگر فوجی حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔

گذشتہ دنوں نائیجیریا کی فوجی حکومت نے اقلیتی حقوق کے لئے لڑنے والے نو کارکنوں کو جن میں ایک معروف دانشور اور ڈرامہ نگار کین سارویوا اور آٹھ دوسرے افراد شامل تھے' پھانسی دے دی۔ ان افراد کو ایک فوجی عدالت نے قتل کے الزام میں موت کی سزا سنائی تھی۔

نائیجیریا کی حکومت کے اس اقدام پر دنیا بھر میں سخت احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے متعدد ممالک کی طرف سے ان افراد کی جاں بخشی کی درخواستیں کی گئی تھیں۔ لیکن فوجی حکومت نے کسی عالمی اپیل پر کان نہیں دھرا۔ فوری طور پر امریکہ' برطانیہ' جرمنی اور آسٹریا نے بطور احتجاج اپنے سفیروں کو واپس بلا لیا ہے۔

پھانسی کی سزا پر عمل درآمد کے نتیجے میں بین الاقوامی سطح پر نائیجیریا کے خلاف احتجاج کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

دولت مشترکہ کے ممالک کے سربراہان کی کانفرنس نیوزی لینڈ کے دارالحکومت آک لینڈ میں ہو رہی ہے اس کانفرنس نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں نائیجیریا کی دولت مشترکہ کی رکنیت معطل کر دی ہے۔ یہ فیصلہ تمام ارکان نے متفقہ طور پر کیا ہے۔

نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ دولت مشترکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک نائیجیریا مقررہ وقت کے اندر جمہوریت بحال نہیں کرتا اس کی رکنیت بحال نہیں کی جائے گی۔ اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اسے مستقل طور پر دولت مشترکہ سے نکال دیا جائے گا۔ دولت مشترکہ نے نائیجیریا کے 1993ء کا انتخاب جیتنے والے مشہور ابیولا سمیت 44 سیاسی کارکنوں کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا۔ امریکہ نے ان سزاؤں پر سخت احتجاج کرتے ہوئے نائیجیریا کو فوجی ساز و سامان کی فروخت بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ فرانس نے بھی ان سزاؤں کو وحشیانہ قرار دیتے ہوئے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا نے ان سزاؤں کو گھناؤنا جرم قرار دیتے ہوئے زور دیا کہ ہر ممکن طریقے سے ان ہلاکتوں کی شدید مذمت کی جانی چاہئے۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر جان میجر نے ان سزاؤں کو عدالتی قتل قرار دیتے ہوئے نائیجیریا سے اپنا ہائی کمشنر واپس بلا لیا ہے۔ افریقی اتحاد تنظیم نے نائیجیریا کی اس حرکت کو نہایت افسوسناک قرار دیا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کین سارو ویوا اور آٹھ دوسرے افراد کو پھانسی دیئے جانے کے خلاف لندن میں 24 گھنٹے کارت جگا منانے کی اپیل کی ہے۔ جنوبی افریقہ کے بشپ ٹوٹو نے اس اقدام پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔

نائیجیریا کی حکومت نے ان افراد کو پھانسی کی سزا کو اپنا داخلی معاملہ قرار دیا ہے اور ان الزامات کی تردید کی ہے کہ یہ سزا سیاسی وجوہات کے تحت دی گئی ہے۔

○○○

کرپشن کے متعلق

کرپشن کے متعلق روزنامہ جنگ میں احمد ندیم قاسمی اپنے کالم میں کہتے ہیں۔

لوگ اس طرح کرپشن کرتے ہیں جیسے سانس لیتے ہیں۔

کالم میں دیگر امور کے علاوہ احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں:۔

کرپشن نے ہماری ہیئت اجتماعیہ کا کوئی کونا کھدرا تک نہیں چھوڑا۔ حد یہ کہ کرپشن تعلیم کے میدان میں بھی گھس چکی ہے۔ اور کھیلوں میں کرپشن ہی کا دور دورہ ہے۔ اب کالج میں میرٹ پر کم ہی داخلہ ملتا ہے عموماً ڈونیشن کے طول و عرض کے مطابق داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ ضرورت مند سے پوچھ لیا جاتا ہے کہ تم کالج کی ترقی کے لئے ایک لاکھ کا چندہ دو گے یا پچاس ہزار کا۔ اگر ایک لاکھ دے رہے ہو تو جاؤ کلاس روم میں بیٹھ جاؤ اور اگر پچاس ہزار دو گے تو قطار میں کھڑے ہو جاؤ۔ جب تمہاری باری آئے گی تو دیکھا جائے گا۔

آج سے پہلے تعلیم میں کرپشن صرف بعض غنڈوں تک محدود تھی۔ مثلاً برسوں پہلے کا ذکر ہے کہ ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر نے بچوں کو سکول کے اوقات میں وافر پانی فراہم کرنے کے لئے حوض تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا اور حوض فنڈ قائم کر دیا۔ ہر لڑکا ماہانہ فیس کے ہمراہ حوض فنڈ بھی ادا کرنے لگا۔ اسی حوض فنڈ کی برکت سے ہیڈ ماسٹر صاحب کے صاحبزادے آکسفورڈ اور کیمرج سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اور اسی حوض فنڈ نے خود انہیں امریکہ روانہ کیا جہاں انہوں نے دل کا بائی پاس اپریشن کرایا اور خوش و خرم واپس آئے۔ تعلیم کے میدان میں کرپشن کی ایک بہت پرانی اور زرا مختصر مثال یہ ہے کہ لڑکیوں کے ایک ہائی سکول میں ایک بچی گھڑے سے پانی پینے لگی تو گھڑا لڑکھڑا کر ٹوٹ گیا۔ اور ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے سات سو لڑکیوں پر فی لڑکی ایک گھڑے کا جرمانہ کر دیا۔ ان دنوں مٹی کا گھڑا دو روپے میں آتا تھا چنانچہ ایک ہزار چار سو روپے جمع ہو گئے۔ اس رقم میں سے ایک گھڑا خرید لیا گیا اور باقی بقول مولانا چراغ حسن حسرت مرحوم "کھا لیا گیا۔" تحریک خاکساراں کے انداز میں محض ازراہ تفنن مولانا نے تحریک آب داراں شروع کی اور اگر خاکساروں کی پہچان بیلچہ تھا تو آب داروں کی پہچان چپو قرار پایا۔ مہینے دو مہینے کے بعد مولانا نے تحریک ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے لکھا۔

تحریک کے لئے چندہ پندرہ روپے سات آنے چند جمع ہوا تھا جو ہم نے تحریکوں کی روایت کے مطابق کھا لیا ہے۔............

اس وقت کرپشن ہمارا معمول حیات بن چکا ہے۔ رشوت دیتے ہوئے اور رشوت لیتے ہوئے کسی ماتھے پر بل نہیں پڑتا۔ اور کسی ضمیر میں چبھن نہیں ہوتی۔ لوگ اس طرح کرپشن کرتے ہیں جیسے سانس لیتے ہیں۔ یا جیسے سوتے اور جاگتے ہیں۔ اس کی ایک اور مثال وہ یوں دیتے ہیں۔

ایک شناسا جو فیروزپور سے ہجرت کر کے لاہور میں آبسے تھے ایک دفتر میں اپنی الاٹمنٹ کا احوال پوچھنے گئے صبح صبح گھر سے نکلے تو ان کے دو تین سال کے بچے نے ساتھ جانے کی ضد کی۔ چنانچہ انہوں نے بچے کو اٹھا لیا۔ بازار سے گذرتے ہوئے بچہ کی نظر سیبوں پر پڑی تو اس نے سیب کے لئے شور مچا دیا۔ انہوں نے ایک سیب خریدا اور قریب ہی سیٹلمنٹ کے دفتر میں جا پہنچے۔ ایک کلرک سے اپنی درخواست کا پوچھا تو وہ بولا درخواست یونہی آگے نہیں چلی جائے گی اسے چائے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ صاحب مقصد سمجھ گئے اور بولے کہ میں گھر سے نکلا تو میرے پاس جو معمولی رقم تھی وہ رستہ میں ہی خرچ ہو گئی میں تو بالکل خالی ہاتھ ہوں۔ کلرک بولا کیا آپ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ خالی ہاتھ ہیں۔ وہ بولا میں قسم کھا کے کہتا ہوں اور کلرک بولا جھوٹی قسم نہ کھائیے۔ خدا خفا ہو گا۔ آپ کا ہاتھ تو اس وقت بھی خالی نہیں ہے۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا میرے ہاتھ میں تو صرف یہ سیب ہے اور کلرک بولا سیب ہی تو ہے۔ لائیے اور اس نے سیب لے کر کرچ سے اس کا ایک ٹکڑا دانتوں سے کاٹا اور ان صاحب کی درخواست پر کچھ لکھ کر پرلی میز والے کے پاس بھیج دیا۔

اردو زبان

محمد سعید مصنف آہنگ بازگشت کہتے ہیں

"پاکستان کو وجود میں آئے ابھی سات ماہ گذرے تھے کہ قائد اعظم ڈھاکہ پہنچے۔ وہاں ایک جلسہ عام میں انہوں نے کہا کہ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ جلسہ گاہ کے کناروں تک کھڑے طلباء نے اس اعلان پر بے چینی کا اظہار کیا۔ گو جلسہ اکھڑنے سے محفوظ رہا تاہم اس احتجاج نے بہت سے طبائع کو متوحش کر دیا۔ کیونکہ اس زمانے میں ہر حرف شکایت آنکھ میں مٹی کے ذرے کی طرح کھٹکتا تھا۔ قائد کے اعلان کو بنگلہ کے خلاف سازش سمجھا گیا۔ ان طلباء کا سرخیل ایک آتش صفت جوان تھا جس کا نام مجیب الرحمان تھا۔ اردو ہندی کا تنازعہ جو پون صدی سے چل رہا تھا اور جس کی تلخیاں سرسید کے لئے باعث کرب بنیں تب اردو بنگلہ تنازعہ میں ڈھلنے لگی۔

بعض اصحاب نے اس سے پھوٹنے والی علاقہ پرستی سے نجات کی ایک صورت یہ سمجھی کہ عربی کو سرکاری زبان بنا دیا جائے۔ مشہور ماہر مالیات زاہد حسین اس خیال کے موید تھے۔ یہی رائے اس سے قبل آغا خان دے چکے تھے۔ اس کے خلاف مغربی پاکستان میں رد عمل ہوا۔ بالخصوص اردو بولنے والے حلقوں میں حالانکہ زاہد حسین خود اہل زبان تھے۔ لیکن اس رد عمل کو تحریک بننے سے روک دیا گیا۔ یہ ایک رائے تھی اور اس کا نوٹس اسی طرح لیا گیا۔ عام لوگوں نے سمجھا کیونکہ یہ رائے دور از کار ہے۔ اس کے خلاف کسی سخت رد عمل کا اظہار محض قوت کا ضیاع ہے۔

اردو کا تحفظ اور فروغ چونکہ ان مسائل میں شامل تھا جن پر ہندوؤں سے تنازعہ تھا اس لئے پاکستانی قوم اردو پر آنچ آنے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ویسے ہندوستان میں اسلامی ثقافت کا ایک شاہکار اردو بھی ہے۔ یہ انہیں اس لئے بھی عزیز ہے۔ یہ دعوے بڑی حد تک درست ہے کہ مسلم ثقافت نے دیگر زبانوں کو اپنے اپنے دیس میں موجود پایا۔ اردو کو ایجاد کیا۔ علیحدہ مسلم تشخص کی ایک دلیل یہ زبان بھی ہے۔ ہندوؤں کا دعویٰ اس زبان کے بارے میں قطعی باطل نہیں۔ وہ بھی برابر کے حق دار ہیں۔ اور انہوں نے بھی اس کی گراں قدر خدمت کی ہے۔ لیکن اردو کے وجود سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ کس طرح دونوں قوموں نے اپنے اپنے تشخص کو برقرار رکھا۔ بقائے باہمی کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ایک زبان ایجاد کر لی۔ مسلمانوں نے کلیتہ ہندی اور سنسکرت قبول نہ کی اور ہندو نے عربی اور فارسی قبول نہ کی۔ اور جب اس مشترک ورثے کے مٹنے کا اندیشہ پیدا ہونے لگا تو مسلمانوں نے علیحدہ وطن کی بنا رکھ لی۔

اردو کے خلاف ڈھاکے کا احتجاج چنانچہ اس بنیادی تقاضے سے انحراف تھا۔ بہرکیف دانائی اسی میں تھی کہ اس احتجاج کو بڑھ کر تنازعہ نہ بننے دیا جائے۔ پاکستان کے باہر تو کچھ لوگ اس مسئلے کو پھیلتا دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور اسے ہوا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقاریب شادی

○ مکرم میاں نور احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ کے خاندان میں درج ذیل شادیاں مورخہ 95-10-18 کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے انجام پائیں۔ یہ تمام بچے بچیاں حضرت میاں صاحب کے پوتے اور پوتیاں ہیں۔

(1) مکرم محمد الیاس بشیر صاحب ایس ڈی او فارسٹ قائد آباد ابن مکرم حافظ میاں محمد حسین صاحب (وفات یافتہ) جو کہ چک منگلا کے اولین احمدیوں میں سے تھے کی شادی عزیزہ عابدہ زاہد صاحبہ بنت مکرم میاں محمد زاہد صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ کاہنیاوالا شیخوپورہ سے ہوئی۔

(2) مکرم محمد منیر عباس صاحب ابن حافظ محمد حسین کی شادی عزیزہ طاہرہ عارف صاحبہ بنت میاں محمد عارف قاسم صاحب سپروائزر شیزان انٹرنیشنل لاہور سے ہوئی۔

(3) مکرم محمد شبیر عباس صاحب ابن مکرم حافظ محمد حسین صاحب کی شادی عزیزہ فوزیہ عارف صاحبہ بنت محمد عارف قاسم صاحب سے ہوئی۔

اس مبارک تقریب میں چوہدری عبدالغفور صاحب قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ اراکین مجلس عاملہ ضلع جھنگ اور قیادت خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ نے شمولیت کی۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

تبدیلی سائیکل

○ ایک عدد سائیکل مورخہ 95-11-11 کو بوقت صبح گلشن بیکری بالمقابل ایوان محمود ربوہ سے کوئی دوست لے گئے ہیں اور اپنی سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔ براہ کرم جن صاحب کی سائیکل تبدیل ہوئی ہو وہ دفتر صدر عمومی یا کوارٹر نمبر 172 صدر انجمن احمدیہ سے رابطہ کر کے سائیکل تبدیل کرلیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ 96-95ء

○ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان نے M.A/ M.Sc (پارٹ ون) اور M.B.A کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ 1- عربی 2- انگریزی 3- اردو 4- اسلامک سٹڈیز 5- اکنامکس 6- تاریخ 7- پاکستان سٹڈیز 8- پولٹیکل سائنس 9- جرنلزم 10- ایجوکیشن 11- باٹنی 12- کیمسٹری 13- کمپیوٹر سائنس 14- میتھ 15- میٹریل سائنسز 16- فزکس 17- شماریات 18- زوآلوجی 19- بزنس ایڈمنسٹریشن

II- اسی طرح L.L.B پارٹ ون، بی فارمیسی، بی ایس سی آنرز ایگریکلچر اور بی ایس سی سول انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

III- شام کے پروگرام کے لئے معاشیات، انگلش اور میتھ میں درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارمز حبیب بینک کی مندرجہ ذیل شاخوں سے دستیاب ہیں۔

(1) یونیورسٹی برانچ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی برانچ (2) ڈیرہ غازی خان مین برانچ (3) ساہیوال ہائی سٹریٹ برانچ (4) وہاڑی غلہ منڈی برانچ (5) مظفر گڑھ ریلوے روڈ برانچ (6) راجن پور۔ لیہ کوٹ ادو۔ خانیوال مین برانچز (7) لاہور پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس (8)- راولپنڈی لیاقت روڈ برانچ (9) فیصل آباد کچہری برانچ

داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-11-27 مقرر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے "پاکستان ٹائمز" 95-11-14 ملاحظہ فرماویں۔

اعلان داخلہ M.B.B.S

1995-96

○ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے پنجاب کے میڈیکل کالجز میں M.B.B.S فرسٹ ائیر برائے تعلیمی سیشن 96-1995 میں پنجاب کے سکونتی اور فیڈرل کیپیٹل کے (مرد اور خاتون) امیدواران سے مجوزہ فارمز پر داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ایسے طالب علم جو کم از کم 60 فیصد نمبر حاصل کر کے اپنا ایف ایس سی (پری میڈیکل) بی ایس سی (ہمراہ ایف ایس سی پری میڈیکل) یا مساوی امتحان پاس کر چکے ہیں درخواست دینے کے اہل ہیں۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- نومبر 1995ء مقرر ہے۔ داخلہ فارم پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور / چیئرمین ایڈمیشن بورڈ کے دفتر میں جمع کروائے جائیں۔ بیرون ملک پاکستانیوں کے بچوں کے لئے مخصوص نشستوں پر داخلہ کے لئے فارمز 7- دسمبر 95ء تک وصول کئے جائیں گے۔ سیلف فنانس بنیاد پر داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ بھی 30- نومبر 1995ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "جنگ" اور روزنامہ "News" 95-11-14 ملاحظہ فرماویں۔

امداد طلباء

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورتمند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

بقیہ صفحہ 1

دیتا۔

یہ دونوں کوششیں اپنی انتہائی شکل میں ہونی چاہئیں یعنی ایک تو تربیت کی کوشش جسے ہم مختصراً دوسرے الفاظ میں استعدادوں کی نشوونما کہتے ہیں۔ ہر وہ فرد واحد جو خدا اور اس کے (-) کی طرف منسوب ہو رہا ہے، اس کی تربیت کے لئے انتہائی کوشش ہونی چاہئے اور دوسرے جماعت بحیثیت جماعت (بحیثیت جماعت کا مطلب ہے افراد کا مجموعہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کی جتنی طاقت رکھتی ہے، اسے اس طاقت کے مطابق انتہائی قربانی دیتے رہنا چاہئے۔ یہ طاقت بڑھتی رہے گی اور پہلے سے بڑی قربانی کا مطالبہ ہوتا رہے گا لیکن آج (-) ہماری جتنی طاقت ہے اس کے مطابق ہمیں انتہائی قربانی دے دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور کل ہماری طاقت آج سے کہیں بڑھ کر ہو اور خدا کرے کہ کل ہماری قربانیاں بھی اسی نسبت سے آج سے کہیں بڑھ کر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

(از خطبہ 28- جنوری 1972ء)

بقیہ صفحہ 4

میرے والد صاحب سے اکثر ملتے جلتے تھے۔ اور ہم بہت محبت رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب قاضی صاحب کو نواب صدیق حسن خان کی تصانیف کا پتہ لگا تو انہوں نے بہت سی کتابیں بصیغہ مفت بطور وقف مال کے منگوائیں۔ تو میرے والد صاحب کو بھی اس علمی خزانے کے تقسیم کرنے سے اطلاع ملی۔ جس پر میرے والد صاحب نے بھی کئی ایک کتابیں نواب صاحب کی شائع کردہ منگوائیں جو کہ ہمارے گھر میں موجود ہیں۔ میں اپنے والد صاحب کی زندگی میں اگرچہ خورد سال تھا لیکن مجھے مدرسہ کی تعلیم پاتے ہوئے دینی معلومات حاصل کرنے کا بھی بہت شوق تھا۔

بقیہ صفحہ 5

ہوں چنانچہ وہ مجھے وہاں چھوڑ آئے اگر یہ چند لفظ میں نہ کہہ سکتا تو خدا جانے میرا کیا حشر ہوتا۔

ہم سب فوجیوں نے مل کر جماعت احمدیہ کی بیت الحمد میں جمعہ کے بعد دعوت کی۔ حضرت مولوی صاحب کے صدر سکارنو اور اس کے ساتھیوں سے بڑے گہرے روابط تھے وہ لوگ اس وقت جنگ آزادی میں مصروف تھے مولوی صاحب نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ دعوت الی اللہ میں صرف کر دیا۔

بقیہ صفحہ 6

دے رہے تھے۔ بعض البتہ تعمیری خطوط پر سوچ رہے تھے۔ جب ایک مرتبہ مغربی پاکستان کے ادیبوں کا ایک وفد ہندوستان گیا تو سنا ہے مولانا آزاد نے انہیں پوچھا کہ پاکستان بڑا ہے یا زبان۔ ظاہر ہے وہ کہنا چاہتے تھے کہ اس مسئلے پر اسے ٹوٹنے نہ دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ سینٹ میں وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے ملک میں خونی اسلامی انقلاب لانے کی اعلیٰ فوجی افسروں کی سازش کی تفصیلات بیان کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ مجوزہ فوجی بغاوت کے نتیجہ میں صدر، وزیراعظم، آرمی چیف اور سیاسی شخصیات کو 30۔ نومبر کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اس خونی انقلاب کے بعد سازشی فوجی افسروں کے سربراہ میجر جنرل ظہیر السلام نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کر کے ملک میں نیا آئین اور نیا سیاسی نظام دینے کے علاوہ خود کو فوجی سربراہ بنانا اور امیر المؤمنین کا لقب اختیار کرنا تھا۔ وزیر دفاع نے اس سازش کی تفاصیل بتاتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ خود ساختہ شریعت بھی نافذ کرنا چاہتے تھے۔ ایک میجر جنرل ایک بریگیڈئر، تین کرنل اور چند دوسرے فوجی افسر اس سازش میں ملوث تھے۔ کوئی سیاسی یا مذہبی جماعت اس میں ملوث نہیں۔ تاہم بعض سویلین افراد کو سازش کا علم تھا۔

○ وزیر دفاع نے سینٹ کو بتایا کہ سازشی فوجی افسران کا تحریک آزادی کشمیر سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ چند افسروں نے کچھ سول افراد سے مل کر بڑی تعداد میں اسلحہ خریدا۔ سازش کا پتہ چلنے پر گرفتاریاں ہوئیں تو انہوں نے موقف اختیار کیا کہ یہ تحریک آزادی کشمیر کے لئے ہے۔ تحقیقات پر یہ بات جھوٹی نکلی۔

○ وزیر دفاع نے سینٹ میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ پالیسی بیان میں کہا کہ میجر جنرل اور بریگیڈئر ترقی نہ ملنے کے باعث سازش پر آمادہ ہو گئے۔ ان سازشیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ سزاؤں کا فیصلہ ملٹری کورٹ کرے گی انہوں نے کہا کہ مسلح افواج ملک کی وفادار ہیں اور اسلام پر بھرپور یقین رکھتی ہیں۔ پاک فوج نے یہ سازش ناکام بنادی۔ اگر یہ کامیاب ہو جاتی تو ملک انارکی اور افراتفری کا شکار ہو جاتا۔

○ وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ فوجی افسروں کے معاملے کی تحقیقات فوج کا داخلی مسئلہ ہے۔ اگر یہ معاملہ سول عدالت میں آیا تو پھر وزارت داخلہ نبٹے گی۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے طیارے میں دھماکہ نہیں ہوا۔ بظاہر یہ حادثہ ہے۔

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ ٹکئی سے اختیارات کا کوئی تنازعہ نہیں۔ وزیر اعلیٰ کو تبدیل کرنے کی سوچ غلط ہے۔ وزیر اعلیٰ ٹکئی فرائض احسن انداز میں سے ادا کر رہے ہیں۔ میں اختیارات شیئر کر رہا ہوں۔ کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں انہیں میرے پاس آنا پڑتا ہے۔ صلاح مشورے سے کام چلا رہے ہیں۔ یہ خلاف آئین نہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور حامد ناصر چٹھہ کی ملاقات کے دوران پنجاب سے 15 نئے وزیروں کے ناموں کی منظوری دے دی گئی۔ ان میں سے چار جونیجو لیگ سے ہوں گے۔

○ شہباز شریف کی گرفتاری کے خلاف اپوزیشن ارکان نے مظاہرہ کیا پنجاب اسمبلی کے سامنے مسلم لیگی خواتین دھرنا دے کر بیٹھ گئیں۔ جلوس کی قیادت چوہدری ظہور الٰہی نے کی۔

○ مسلم لیگی کارکنوں نے گذشتہ روز شہباز شریف کی درخواست ضمانت کے موقع پر ہائی کورٹ کے احاطے میں پرامن مظاہرہ کیا۔ ہائی کورٹ کے ارد گرد سخت پہرے کے باجود کارکنوں کی ایک محدود تعداد احاطے کے اندر پہنچنے میں کامیاب ہو گئی چوہدری پرویز الٰہی کی آمد پر کارکنوں نے جمع ہو کر وزیر داخلہ نصیراللہ بابر اور وزیراعظم کے خلاف نعرے لگائے۔

○ لیاری (کراچی) میں وزیر اعلیٰ سندھ کی آمد کے موقع پر لوٹ مار اور فائرنگ سے ایک دوکاندار ہلاک ہو گیا۔ 200۔ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ وزیر اعلیٰ پانی کی نئی پائپ لائن کا معائنہ کر رہے تھے۔ انہیں فوری طور پر واپس لے جایا گیا۔ منگھوپیر اور لیاقت آباد میں دو افراد کو مخبری کے شبے میں گولی مار دی گئی۔ فٹ بال گراؤنڈ سے ایک شخص اور لیاقت آباد سے نامعلوم گداگر کی لاش برآمد ہو گئی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم سیاست میں فوج کی مداخلت کے خلاف ہیں۔ انہوں نے آرمی چیف جنرل عبدالوحید سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت گرفتار فوجیوں کے تمام حقائق بتائے۔

○ کراچی میں ایک زبردست پولیس مقابلے کے بعد اورنگی ٹاؤن سے بدنام دہشت گرد فاروق کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ چنیوٹ کی کچہری میں پونے گیارہ بجے 5 ملزموں نے سینئر وکیل کے چیمبر میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے وکیل، ان کا منشی اور تین موکل موقع پر ہلاک ہو گئے۔ فائرنگ سے احاطہ کچہری متصل عدالت سیشن جج میں بھگدڑ مچ گئی۔ پولیس نے فوری کارروائی کی۔ وائرلیس کے ذریعے چاروں طرف ناکے لگوا دیئے اور اے ایس پی غلام نبی میمن کی سرکردگی میں تیز رفتاری سے تعاقب کر کے وقوعہ کے صرف بیس منٹ کے بعد چناب کے پل پر ملزموں کو جا لیا۔ ملزموں نے پولیس کو دیکھ کر فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کی جوابی فائرنگ سے ایک ملزم ہلاک ہو گیا۔ تین کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ ایک ملزم فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

○ وزیر اعلیٰ ٹکئی گاؤں کے قریب ایک پولیس مقابلے میں پولیس نے دو ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا۔ ان ڈاکوؤں نے ایک ٹیچر کو لوٹا تھا۔ پولیس اور عوام نے تعاقب کر کے دونوں کو ہلاک کر دیا۔

○ پنجاب اسمبلی میں مسٹر شہباز شریف کی گرفتاری پر سخت تلخی پیدا ہو گئی۔ اراکین پنجاب اسمبلی نے مسٹر شہباز شریف کی لاہور آمد کے موقع پر عوام پر پولیس کے تشدد کے خلاف تحریک استحقاق پیش کی۔

○ پنجاب اسمبلی میں مرحوم سینئر وزیر مخدوم الطاف کو خراج عقیدت پیش کرنے کے وقت پنجاب اسمبلی میں اس وقت گرما گرمی ہو گئی جب قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے الزام لگایا کہ آئی جی (انٹیلی جنس بیورو) مخدوم الطاف کا پیچھا کر رہی تھی۔ سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا کہ یہ بات غلط ہے۔ اس پر ایوان میں جھوٹ جھوٹ کے نعرے لگائے گئے۔ اپوزیشن کی جانب سے مخدوم الطاف کی وفات کی تحقیقات کرنے کے لئے ہاؤس کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے مسٹر شہباز شریف سے معذرت کرتے ہوئے کہا ہے کہ گذشتہ روز انہوں نے ان کو مجرم کہا تھا۔ جبکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ شہباز شریف پر الزامات ہیں ابھی کوئی الزام ثابت نہیں ہوا۔

○ بنگلہ دیش کی حکومت نے 22۔ نومبر سے پارلیمنٹ توڑنے اور نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔ بنگلہ دیش میں ایک ہفتے سے روزانہ آدھے دن کی ہڑتال جاری ہے۔ 22۔ نومبر کو حکومت کی طرف سے ان نشستوں پر ضمنی انتخابات کا اعلان کیا گیا جو قریباً ڈیڑھ صد اپوزیشن ارکان کے استعفے سے خالی ہو گئی تھیں۔

○ جلالپور جٹاں سے ملحقہ 37 دیہات کو مسمار کر کے ٹریننگ ایریا بنانے پر علاقے کے عوام میں شدید اضطراب پایا جا رہا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملہ خود حکومت نے کرایا ہے۔ یاد رہے کہ گذشتہ روز دہشت گردوں نے کراچی میں پولیس ہیڈکوارٹر پر میزائیلوں سے حملہ تھا۔ مسٹر الطاف حسین نے کہا کہ اگر ایم کیو ایم کی مذاکراتی کمیٹی کے ارکان کی زندگیوں کو نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار صدر وزیراعظم اور وزیر داخلہ ہوں گے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ میرے اور اجمل دہلوی (مذاکراتی کمیٹی ایم کیو ایم کے سربراہ) کے قتل کا حکم الطاف حسین نے لندن سے جاری کر دیا ہے۔

○ کراچی میں رات بھر چھاپے مارے گئے 14 سالہ لڑکوں سمیت سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ چھاپے پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے کے ملزموں کو تلاش کرنے کے لئے مارے گئے۔

○ واپڈا نے 50 فیصد سرچارج وصول نہ کرنے کے فیصلے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار: صبح 10½ تا 2 بجے
شام 4½ تا 8½ بجے
دارالیمن وسطی صبح 8½ تا 10½ بجے
ناغہ جمعہ کی صبح
فون ربائش 211186

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص * مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

تندرستی خوبصورتی ہے اور بیماری بدصورتی
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گول بازار - ربوہ
فون : 04524-212434

دانت اچھے صحت اچھی
35
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ
فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں